مقتلِ ابی مخنف وقیام مختار

محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادقؑ G-9/2
اسلام آباد فون نمبر 0333-5121442

مقتلِ ابی مخنف

وقیام مختار

ترجمہ

سیّد تبشّر الرضا کاظمی

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامام بارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔فون 0333-5121442

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مقتل ابی مخنف وقیام مختار
مترجم	:	سید تبشر الرضا کاظمی
کمپوزنگ	:	الفا کمپوزنگ پوائنٹ گوالمنڈی' راولپنڈی
طباعت	:	اسد پرنٹنگ پریس راولپنڈی
بار چہارم	:	مارچ 2004ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	100 روپے

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2
اسلام آباد۔فون 0333-5121442

"خدا کی قسم میں سخت متحیر ہوں مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس وقت جو دو بڑے معاملے میرے در پیش ہیں۔ رے کی حکومت کو چھوڑ دوں حالانکہ وہ میری آرزو ہے۔ یا حسینؓ کو قتل کر کے اپنے آپ کو گناہوں میں ڈال دوں؟ حسینؓ میرا چچازاد ہے۔ اس کا قتل کرنا بہت بڑی مصیبت ہے۔ لیکن میں دل و جان سے رے کی حکومت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اگرچہ جن وانس میں سب سے زیادہ ظالم ہوں گا۔ لیکن خدائے عرش میری لغزش کو معاف کر دے گا۔ جان لو کہ دُنیا نقد سودا ہے اور کوئی عقل مند نقد کو چھوڑ کر ادھار قبول نہیں کرتا۔ کہتے ہیں کہ خدا نے بہشت دوزخ جہنم کے طوق وزنجیر خلق گئے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو میں دو سال کے اندر خدا سے توبہ کرلوں گا اور اگر یہ سب جھوٹ ہے تو دُنیا میں بہت بڑی سلطنت کا مالک بن جاؤں گا جو ہمیشہ نئی نویلی دلہن کی طرح خوبصورت لگتی ہے"۔

اس وقت ہاتف کی یہ صدا فضا میں گونجی۔ "اے زنا زادے! تیری یہ کوشش بیکار ہوگی۔ تو دُنیا سے خالی ہاتھ جلد اس جہنم کی طرف جائے گا۔ جس کے شعلے کبھی سرد نہیں ہوتے۔ تیرا یہ کام دوسروں کے لیے ذلت کا باعث بنے گا۔ تو حسینؓ کو جن وانس میں سب سے بہترین جان کر بھی اس سے جنگ کرے گا۔ اے پست ترین آدمی! مت سوچ کہ تو قتل حسینؓ کے بعد ملک رے تک پہنچ جائے گا"۔

کربلا میں فوجیوں کی آمد

سب سے پہلا فوج کا دستہ جو کربلا میں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ کے لیے پہنچا اس کا علمبردار عمر سعد تھا۔ چھ ہزار سوار اس دستہ میں شامل تھے۔ اس کے بعد ابن زیاد نے شیث بن ربعی کو چار ہزار سوار کا دستہ دے کر روانہ کیا۔ پھر عروہ بن قیس کو چار ہزار سوار دے کر بھیجا۔ پھر سنان بن انس کو چار ہزار سوار دے کر روانہ کیا۔ اسی طرح کوفہ سے اسی ہزار کی تعداد کربلا میں اکٹھی ہوگئی۔ جن میں ایک بھی فرد شام یا حجاز کا نہیں تھا۔

کربلا محرم ۶۱ ھجری

کفار کی فوج نے امام حسین علیہ السلام کے ہمراہیوں کے نزدیک

ڈیرے ڈال دیئے۔عمر سعد نے کثیر بن شہاب کو بلوایا اور کہا۔ ''جاؤ امام حسینؑ سے پوچھو کہ آپ یہاں پر کیوں آئے ہیں اور ہمارے خلاف کیوں جنگ کا ارادہ ہے؟ ؟ کثیر نے امام حسینؑ کے خیمہ کے نزدیک آ کر بلند آواز سے کہا۔ ''اے حسینؑ ! آپ کا یہاں آنے کا سبب کیا ہے اور کیوں ہمارے ساتھ جنگ کی تیاری ہے؟

امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے پوچھا۔ ''یہ کون شخص ہے؟''۔ابو ثمامہ صیداوی نے عرض کی۔ ''یہ دُنیا کا بدترین مرد ہے''۔فرمایا۔ ''اس سے پوچھو کیا چاہتا ہے؟''۔اس نے جواب دیا۔ ''میں حسینؑ سے ملنا چاہتا ہوں''۔

زہیر ابن قیس نے کہا۔ ''اپنا اسلحہ زمین پر رکھ دے اور اندر آ جا''۔اس نے جواب دیا۔ ''میں اسلحہ نہیں رکھتا''۔زہیر نے کہا۔ ''جہاں سے آیا ہے واپس چلا جا''۔وہ ابن سعد کے پاس چلا گیا اور تمام ماجرا کہہ سنایا۔عمر سعد نے خزیمہ خاندان کے ایک دوسرے شخص کو بلوا کر کہا۔ ''تو حسین علیہ السلام کے پاس جا اور پوچھ کہ یہاں کیوں آئے ہو اور ہم سے جنگ کرنے کی کیا وجہ ہے؟''۔اس نے بھی امام کے خیمہ کے سامنے آ کر بلند آواز میں عمر سعد کا پیغام دہرایا۔امام حسین علیہ اسلام نے پوچھا۔ ''یہ کون شخص ہے؟''۔عرض کی۔ ''یہ شخص بذات خود نیک آدمی ہے لیکن اس وقت عمر سعد کا پیغام لے کر آیا ہے''۔فرمایا۔ ''پوچھو کیا چاہتا ہے؟''۔جواب دیا۔ ''امام کے پاس آنا چاہتا ہے''۔زہیر بولے۔ ''اسلحہ باہر رکھ کر اندر آ جا''۔بولا۔ ''بہت خوب''۔چنانچہ اسلحہ زمین پر رکھ کر اندر آیا۔امام حسین علیہ السلام کو بوسہ دیا اور عرض کی۔ ''مولا ! کیا وجہ ہے کہ آپ یہاں آئے ہیں اور ہمارے خلاف جنگ کا ارادہ ہے؟''۔فرمایا۔ ''تم لوگوں کے خطوط''۔وہ بولا۔ ''جن لوگوں نے آپ کو خط لکھے وہ سب اس وقت ابن زیاد کے خاص مصاحب بنے بیٹھے ہیں'' فرمایا۔ ''اپنے دوست کے پاس واپس جا کر بتلا دے''۔وہ بولا۔ ''کون ہے جو بہشت کے اوپر کسی اور چیز کو ترجیح دے گا۔خدا کی قسم میں آپ سے اس وقت تک جدا نہیں ہوں گا جب تک اپنی جان آپ پر قربان نہ کردوں ''۔حضرت نے فرمایا۔ ''تو نے اپنی جان ہمارے لیے پیش کی ہے۔خدا تجھے اس کا

اجر دے"۔ یہ شخص امام حسین علیہ السلام کے ساتھ رہا۔ یہاں تک کہ شہادت پائی۔"

کربلا سے ابن زیاد کو خط

عمر سعد فرات عبور کر کے امام حسین علیہ السلام کے لشکر کے نزدیک پہنچ گیا اور ہر رات امام حسینؑ کو بلوا کر رات گئے تک بات چیت کرتا رہتا تھا۔ خولی بن یزید امام حسین علیہ السلام کے خلاف سخت بغض رکھتا تھا۔ یہ تمام واقعات دیکھ کر خولی نے ابن زیاد کو ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔

"اے امیر! عمر سعد ہر روز امام حسین علیہ السلام سے ملاقات کر کے رات کے تہائی حصے تک گفتگو کرتا رہتا ہے اور حسینؑ کے لیے رحم و مہربانی کے جذبات رکھتا ہے۔ اس کو حکم دے کہ وہ یہاں کی ذمہ داری میرے سپرد کر کے تیرے پاس حاضر ہو یا پھر میں تیری جانب سے اس کی خبر لوں"۔

ابن زیاد کا کربلا میں آخری خط

خولی کا خط ملتے ہی ابن زیاد نے عمر سعد کو خط لکھا۔

"اے پسر سعد! مجھے خبر ملی ہے کہ تو ہر رات امام حسینؑ سے بہت دیر تک محو گفتگو رہتا ہے۔ جونہی میرا یہ خط تجھے ملے حسینؑ کو ہدایت کر کہ وہ میری اطاعت کریں۔ اگر نہ کریں تو ان پر پانی بند کر دو۔ میں یہود و نصاریٰ کے لیے پانی کی اجازت دیتا ہوں مگر حسینؑ اور ان کے خاندان پر بند کرتا ہوں"۔

خباثت اور رذالت کی ابتدا۔ پانی کا بند ہونا

جونہی عمر سعد کو ابن زیاد کا خط ملا حجر بن حر کو چار ہزار کا لشکر دے کر حکم دیا کہ نہر غاضریہ پر پہرہ بٹھائے اور امام حسین علیہ السلام پر پانی بند کر دے۔ چار ہزار کا لشکر شیث بن ربعی کو دے کر یہی ہدایت کی کہ نہر پر جائیں اور امام پر پانی کی بندش کریں۔ یہ آٹھ ہزار کا لشکر نہر کے چاروں طرف پھیل گیا۔